38164 ـ کیا مقروض ہونے کے باوجود جہاد پر چلا جائے ؟

سوال

اگر کسی شخص کے پاس جہاد کا سفر کرنے کے لیے مال نہ ہو اور وہ مقروض بھی ہو تو کیا پھر بھی اس پر جہاد فرض ہے؟
جب اس شخص کو کچھ مال مل بھی جائے اور اس وقت جہاد کی بھی ضرورت ہو تو کیا اسے قرض ادا کرنا چاہیے یا جہاد کے لیے نکل جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب معروف اورمعلوم حالتوں میں سے کسی بھیحالت میں جہاد فرض عین ہو تو مقروض شخص بھی جہاد پر نکلے گا اور اسے قرض خواہ سے اجازت لینے کی بھی ضرورت نہیں ہے.

اور اگر جہاد فرض کفایہ ہو، مثلا: دشمن کا پیچھا کرنا، تو اس حالت میں مقروض شخص کا قرض خواہ کی اجازت کے بغیر جہاد پر جانا جائز نہیں ہے، اگر تو وہ اسے اجازت دے دے تو مقروض شخص جہاد پر نکلے، اور اگر اجازت نہیں دیتا تو جہاد پر نہ جائے.

لیکن اگر وہ جہاد پر جانے سے قبل اپنے پیچھے قرض ادا کرنے کے لیے رقم یا کوئی رہن چھوڑے، یا کسی کو ضامن بنا دے تو پھر قرض خواہ کی اجازت حاصل کرنا لازم نہیں ہے.

جہاد کا حکم، اور جہاد کب فرض عین، اور کب فرض کفایہ ہوتا ہے، اس کی تفصیل اور حکم جاننے کے لیے سوال نمبر (34830) کا جواب دیکھیں.

مغنی میں ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور جس کسی پر فی الحال یا کچھ مدت بعد والا قرض ہو اس کے لیے قرض خواہ کی اجازت کے بغیر جہاد پر جانا جائز نہیں، لیکن اگر وہ قرض کی ادائیگی کے مال، یا پھر وکیل بنا کر، یا کوئی چیز رہن رکھ کر جا سکتا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ تعالی عنہ کا یہ قول ہے....

اس کی دلیل یہ ہے کہ ایك شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں صبر کرتے ہوئے اللہ تعالی سے اجروثواب کی نیت رکھے اللہ تعالی کے راستے میں قتل ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ مٹا دیے جائیں گے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جی ہاں، سوائے قرض کے، کیونکہ جبریل علیہ السلام نے ابھی ابھی مجھے یہ کہا ہے"

اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

اور اس لیے بھی کہ جہاد کا مقصد شہادت کا حصول ہے، جسے نفس حاصل کرتا ہے، اور اس کے فوت ہو جانے سے حق بھی فوت ہو جاتا ہے.

لیکن جب اس پر جہاد فرض عین ہو جائے تو پھر قرض خواہ کی اجازت حاصل کرنا ضروری نہیں، کیونکہ اس کا تعلق فرض عین کے ساتھ قائم ہے، لھذا وہ اس کے ذمہ میں پائی جانے والی چیز پر مقدم ہو گا، جس طرح کہ باقی فرائض ہیں....

اور اگر وہ قرض کی ادائیگی کے لیے رقم چھوڑ کر جائے یا کسی کو ادائیگی کا وکیل بنا دے، تو مقروض شخص بغیر اجازت کے جہاد پر جا سکتا ہے، امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے ادائیگی چھوڑ کر جانے والے کے بارہ میں یہی بیان کیا ہے.

کیونکہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ کے والد عبد اللہ بن حرام رضی اللہ تعالی عنہ احد کی لڑائی میں شامل ہوئے تو ان پر بہت زیادہ قرض تھا، اور وہ معرکہ میں شہید ہو گئے تو ان کا قرض ان کے بیٹے جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے ادا کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے اس کی مذمت نہیں فرمائی، اور نہ ہی ان کے اس عمل کو برا جانا اور اس کا انکار کیا بلکہ اس کی تعریف میں یہ فرمایا:

" فرشتوں نے اپنے پروں سے اس پر اس وقت تك سایہ کیے رکھا جب تك تم لوگوں نے اسے اٹھایا "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے جابر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا:

" کیا تو نے محسوس کیا اور تجھے علم ہے کہ اللہ تعالی نے تیرے باپ کو زندہ کر کے اس سے آمنے سامنے بات چیت کی" اھـ کمی بیشی کے ساتھ

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی (13 / 28).

اور الموسوعۃ القہیۃ میں ہے کہ:

لیکن جب جہاد فرض عین ہو جائے تو مقروض کا قرض خواہ سے اجازت لینے کے بارہ میں فقہاء کرام کے ہاں کوئی اختلاف نہیں.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقہیۃ (16 / 135).

دوم:

اور اگر مقروض کے پاس اتنا مال ہو جس سے قرض ادا ہو سکے، تو کیا جہاد پر جانا مقدم ہو گا یا قرض کی ادائیگی تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

جب فرض کفایہ ہو تو اس حالت میں قرض کی ادائیگی مقدم کی جائے گی.

اور اگر جہاد فرض عین ہو تو اس کی دو حالتیں ہیں:

1 ـ جب میدان جنگ میں ہونے یا پھر دشمن وطن کا گھیراؤ کرنے کی صورت میں جہاد فرض عین ہو تو اس حالت میں جہاد مقدم ہو گا.

2 ـ جب حکمران اور امام کی جانب سے جہاد کے لیے نکلنے کے مطالبہ کی بنا پر جہاد فرض عین ہو تو اس حالت میں قرض کی ادائیگی مقدم ہو گی.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی نے " الاختیارات " میں کہا ہے کہ:

" مجھ سے ایسے مقروض شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس کے پاس قرض کی ادائیگی کے لیے رقم ہے اوراس پر جہاد بھی فرض عین ہو چکا ہو تو اس کا کیا ہو گا؟

میں نے جواب دیا:

واجبات میں سے کچھ ایسی اشیاء ہیں جو قرض کی ادائیگی پر مقدم ہوتی ہیں مثلا: اپنے آپ اور بیوی فقیر بچے کا خرچ.

اور اس میں کچھ ایسے بھی ہیں جن پر قرض کی ادائیگی مقدم ہوتی ہے، مثلا حج اور کفارہ وغیرہ کی عبادات.

اور اس میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اس پر مقدم ہوتے ہیں لیکن اگر اسے طلب کیا جائے تو پھر نہیں، مثلا فطرانہ.

اگر تو جھاد ضرر و نقصان دور کرنے کے لیے فرض عین ہوا ہو، مثلا جب وہ دشمن کے مقابلہ میں آجائے، یا میدان جنگ میں ہو، تو اس حالت میں اسے قرض کی ادائیگی پرمقدم کیا جائے گا، مثلا نفقہ.

اور اگر جھاد امام کے کہنے پر فرض عین ہوا ہو تو پھر قرض کی ادائیگی اولی ہے.

لھذا امام کے لائق نہیں کہ وہ مقروض شخص سے مستغنی ہوتے ہوئے بھی اسے جھاد میں طلب کرے، اسی لیے میں کہتا ہوں کہ:

اگر بھوکوں کو کھلانے سے مال کم ہو اور انہیں پورا نہ آئے اور اس جھاد سے جس کے نہ کرنے میں نقصان ہوتا ہو اس حالت میں جھاد کو مقدم کیا جائے گا، اگرچہ وہ بھوکا ہی مر جائے.....

اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ:

اگر مقروض لوگ اس مال کے ساتھ جھاد کرتے ہوں جس سے وہ قرض کی ادائیگی مکمل کر سکیں، تو واجب یہ ہے کہ وہ ادائیگی کریں، تا کہ دونوں مصلحتیں ادائیگی اور جھاد حاصل ہو سکیں.

میں نے جو کچھ لکھا ہے امام احمد رحمہ اللہ تعالی کی نصوص بھی اسی کی موافقت میں ہیں. اھـ

دیکھیں: الاختیارات صفحہ نمبر (308).

واللہ اعلم .